

پیشوا

رکنیہ

پیشوا

پیشوا

MP

پیشوا

سلطان

گورکھ

CHICKEN

تذریعہ سلطان

(قطعات و رباعیات)

پیشکش یار گاہ حجاب حضرت خداوند نعمت پیروم شد

جہان پناہ ظلِ شجائی خلیفۃ الرحمانی اعظم حضرت سید شاکر

حضور پر نور نواب محمد عثمان علیخان بہاول

سلطان وکن خلد متلکه و سلطنته

گوانید جهان بنام موروئی کشن پشاد و شاد سلطنته



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطرہٴ تاج تہنیتِ تختِ نشینی علیٰ حضرت
سکندر رشوکِ حضورِ پرنورِ نوابِ عثمان علیخان بہادر
سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ

سلامتِ بین میرِ آقا الہی بقا جگہ دم سے ہو ملکِ کن کی
دو آقا جو بہنِ مسندِ آراے دولت شہِ ذی فتوت میر کا مکاری

سعید جہان میر عثمان علیخان امیر ن کے سلطان غریبوں کے والی

ہوے جلوہ آرا جو تختِ پدر پر تو سب نے کہا جان میں جان آئی

یہی شاہ محبوب کے جانشین ہیں انہیں سے ہے خستہ دلون کی تسلی

یہی مریم زخمِ بیچارگان ہیں انہیں سے شفا درو مندوں کو ہوگی

خدا کے کرم سے ہے امید کو کہ یہ نوہالِ گلستانِ شاہی

اب جد کے نعم البدل ہو گئے ثابت رہیگا جہان ہو کے اس کا فدائی

رعایا کے دل کو مسخر کرینگے بصد دلنوازی بصد چارہ ساری

خلائق کے محبوب ہو کر رہینگے پدر کی طرح سے بتائید باری

ہو خواہ تہم ہوں بدخواہ پر غم بڑھ سے عمر اقبال میں ہو ترقی

یہ تاریخ نذرے شاد چلے

مبارک ہو سرکارِ سند نشینی
۲۹ جری ۱۳

قطعہ تہنیت تخت نشینی

حیدر آباد کن ہو گیا پھر شک چمن میر عثمان علیخان ہو سلطانِ کن

پھر بہار آگئی اٹلاتی ہوئی گلشنِ آصفی شمع ہوئی شکرِ خدا پھر روشن

گرچہ پھر اچھا مقدر کو فنا کے سبکے فضلِ محبوب سے پھر رام ہو اچھ نکہن

منزلِ غنچے کے تھر تھکا ہوئی سب کو از سر نو تر و تازہ ہوا ہر ایک چمن

ہو مبارک تحسینِ بیطن ملکِ دکن بکرا جیت کو جطر ح ہو انگہا سن

تنکو لفت ہو عیا تمھیں چاہے تمھیں انسر کرے مجبور عیا نے دکن
 راج الوقت مجھ تک سے ہو جائے ہونے کے دلون پر ہی سگر کا چلن
 عدل اور داد کی حال ہو مشاہد ہو چراغ کرم وجود و سخاوت روشن
 خلق اور علم و مروت کا اثر ہو ایسا موم بن جائے اگر با تمھیں آگ آہن
 سبکی امید ہو تم سب کو ہو تم سے امید اپنا ہو غیر مولا جاب بن یا ہون دشمن
 عقل دیر بہن دلون مشیر شاہی اور دکاوت کی فز کی ہو شمعین روشن
 گرچہ میں یہ صفا آپ میں لیکن دعا یہ صفات ترقی کرین خلاق زمین
 میر مولامری آصف کی مدح کہ ہوئی میر عثمان علی خان کا ملا سچھر داسن
 خوف کیا تھا مجھ کو کہ ہے فضل جمن آتش شکت جلا ہو ہن جلیں دشمن

قطرہ تہنیتِ تختِ نشینی

تختِ تاج مبارک پہ تھیں بسملہ
سیر عثمان علیخان بہادر و بیجاہ

تم ہو محبوب کے محبوب کے پیارے فرزند
کہتی ہے خلقِ خدا ملکِ دکن کا تھیں شاہ

حسن میں صورتِ شیریں ہو تم لاٹانی
نظرِ بد سے بچاے ہے تم کو اللہ

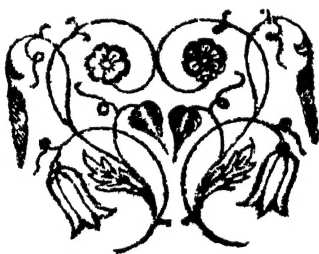
سب علیا کے دلون پر ہے سکہ جاری
سب کہیں عدل میں کس کھینچے بیجاہ

دھم میں آیا رحمت تھیں مخلوق کے
دوست دشمن آپ کو مرناہ کہ مر کی ہو نگاہ

مستند و مکی جو حاجا بر آری کیجے کام سب کے بنجائیں گے حرم خواہ

خیر خواہ آپ کے دل نشا یدین عالم میں

اور بد خواہ جو ہیں وہ رہیں با حال تباہ



رباعیات

بتقیر رونق افروزی حضرت خداوند نعمت
 پیرو مشد جهان پناه ظل سجانی خلیفه الرحمان
 اعلم حضرت قدر قدرت حضور پر نور بندگان
 عالی متعالی نواب میر عثمان عسلیخان
 بهادر سلطان دکن خداوند ملکہ
 وسلطنۃ

راجی
 اصف کی عیال کی کاہت چھوٹا
 ہزاروں کے گھر میں نیا نام
 آئے جو حضور کا تہ اتران میں
 میرے دل مجروح کا یہ مرقم تھا

رباعی
 محبوب کا جسوقت کہ غم یاد آیا
 پھر چرخ کا اندازہ تیرا یاد آیا
 جہنم سے مکان میں آؤا اللہ
 احقر کا معنی تھا کہ مر یاد آیا

رابعی

حضر کے قدم سے پیار ہوا
 فدوی نظرِ خلق میں ممتاز ہوا

ہوئے ہیں سرفراز بھی یں شکستہ
 سیکار کے قدموں سے سرفراز ہوا

رباعی
 سلطانِ دکن آج بوجھان ہے مرا
 جنتِ کاچین کا بے اخراج ہے مرا
 کیا نشانِ کریمِ آصفیہ کی ہو غمنا
 بین اور صفتِ یمن وہ سلیمان ہے مرا

رباعی
 محبوب کے غم میں تھی لبوں پر فریاد
 بچھا تھا کھٹکے کی درد کی مراد

پر لطف و کرم حضور کے ہیں ایسے
 آصف کی عنایت مجھ پر آدمی نکلا

رباعی

یار بپین سرکار پیش تر باد
یار بپین سرکار پیش در شاد

کی نشان کریں تہ تصدق جان
سہ کار کھان اور کھان کلبہ بیکان

یاعجبی

مددش کر آقا سے مرانیدہ نواز
محمود ہے گر شاہ تو ہے شمس ارباز

ہر وقت نکلتی ہے پیر دل سے دعا
حضرت کی ہو اقبال فزون عمر وراز

رباعی

محبوبِ غمِ زین تھا بصدِ سوز و گداز
سمجھا تھا نہیں کوئی مرادِ مساز

عثمان علیجان نے جلا یا تھکو
پہ لطف کو م نہین مگر ہے اعجاز

رباعی
 اس گھڑین بو حضرت کے قدم تہین
 عوارہ نیسے جاہ و شہ تہین
 کہتے ہیں ہی شکار سے شکار انداز
 اعزاز پہلے تھے تراجم تہین

رباعی

آئیں قدم شاہ کے اندر
وہ شاہ جو ہے نامِ خدا خلقِ نیاہ

صد شکر کہ ہیں دنیا کے گھر جلوہ فوز
عثمان علیخان بہادر حجابہ

رباعی

وہ شاہ جو ہے ذی شہم و فزانہ
ہے جلوہ فزا با تبرک شامانہ

بیجا نہیں گرین یہ کہون آجکون
غریبکہ وہ شاہ ہے دولت خانہ

رباعی

اعلا حضرت کی جب سوا ہی آئی
اک شور ہو اباد بہاری آئی

اسی نے پہو جان و جان پہونکھا
گو یا مرے گھر جنت باری آئی

راجی
 سکر کے جلو سے مکان روشن ہے
 ہے مطلع آفتاب جو روزن ہے
 کہے ہیں بولے شیدا قدم خٹکے
 اس گھر کی تین چپ چپکے ہیں

رباعی

تو غیر پڑھائی مری شتابا تو نے
قطر سے کیا گوہر کیا تو نے

فلحست کا کروں ذکر کہ میں غرت کا
کیا کچھ نہ دیا ہے مری اقا تو نے

رباعی

اقبال ہے عطر ہے نام ہے
ہر روز ہے ہر شام ہے

بڑے کے دل نکلا دعا ہے
دولت ہے راحت ہے براہ ہے

رباعی

فردی ہوں نیکواریوں دوستی ہی
دنیا ہے مری ہی تو یقینی ہے ہی

شہ کا مین ہی خواہ رہوں ہر دم شاید
مطلب ہے ہی اور دنیا ہے ہی

ربا عبات در سپاس عطا خلعت
 جواهر از پیشگاه حضرت خداوند نعمت
 بیرو مرشد جهان پناه ظل سبحانی
 خلیفه الرحمانی اعلم حضرت قدر قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی استقامت
 ید ظلم العالمی خلد ملکه

رباعی

نہ چاہتے نجینا
فدوی کو جو سر کا خلعت نجینا
سرمایہ افتخار و عزت نجینا

حق یہ ہے کہ ارمان تو مٹنا ہی سوا
تو نے مجھے آج پرست نجینا

رباعی

دی شہ نے گھڑی اور چراؤ توڑا
 فدوی کے لیے فخر نہیں بھورا

قین براحت کی گھڑی ہو گھڑی
 دشمن کیلئے اسکا ہے توڑا کٹا

راجی

جھوٹا نہیں قیام کی طرح دولت کا
شہسخت کیلئے شہساز کی چٹوکی کا

انوشین آصف کے پلاغریٹ
غلامان ہوں خضوع سے فقط غریب

راہی

خوایان زمین جاہ و جہنم و خلعت کا
غزائین اپنے منصب و طاقت کا

آئین شرافت کا تقاضا ہے
اک شاد ملک بکار ہون عورت کا

رباعی

سزا نے بہشت پا چھو کا خلعت
 فدوی کو عطا کر کے بڑا آگے غت

جنت تک کہ قیام بہشت افلاک کو ہے
 بار بار ہر کار پیری جنت

ریاجی
 از گنجینه یاران اورجوبو شیر ملی
 دولت ملی عزت ملی ثواب ملی

کس منہ سے کہو دشمنای عطا شکمہ
 حق پہ چہ کہ اعزاز کی جاگیر ملی

را عجبی

فرزده کی اگر کشیدی کشیده جویی
 ای فاک که بر آبیکا مقصود وی

آرمی ای سبب باغ غنیش و غنیش بین
 ای باب هر وقت کلی و کلی کلمی

رباعیات در سپاس عطاے تصفایم
 صاحبزادگان بلند اقبال از پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پیرو مرشد جهان پناه
 ظل سبحانی خلیفه الرحمانی علی حضرت قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی متعال
 بطلبهم العالی خلد الله ملک

رباعی

تصویرین عنایت جو بدترین شکار
یہ لطف عنایت کہ میں سب آیت مار

سایہ سے چار بار کا حضرت پر
اسے نیکی سلاست میں ایسے سرکار

رباعی

تصویرین عنایت ہوئیں شہزادوں کی
عزت بڑی عظمت بڑی تو قیاسی

اس حرکت کو مہکا کیا شکر کر وں
تجربے ہزار جان سے شہ پر فداوی

رباعیات در سپاس عطاء انبیا پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد جهان
 ظل سبحانی خلیفه الرحمانی اعلا حضرت
 قدر قدرت فلک شوکت حضو
 پر نور بندگانِ عالی متعالی مد ظلم العالی
 خلافت ملک

رباعی

نہن نہیں ان آموکا ہو وصف او
 لب بندین لذت گاہوں کشاید کیا
 خوش نگار خوش وضع بین خوش بخت
 ہرگزین اک خاص طرح کا ہے فرا

رباعی

فروغ کو عنایت کیے شانے تم
ہر دم سے خزانہ مقصود کا جام

لیکھنے فرمائی اور اشعار زبان
باب مرزا کا دین شہین کام

رباعی
 سبز بزمِ آم سے حضرت کا غلام
 ہے شکرینِ زبان یہ کیا رانعام
 پیشِ کے دل پشما ہی کہتا ہے
 ہے نخلِ عقیدتِ مکر کا ام

رباعی

بندے کو عنایت ہو کر تھستے ام
ہے خالص اعزاز و زینت ہے کہ کام

احصاف کا چین پریشانی ہے
برکار نے لکھا کو کیا نشین کام

دیو
 فردی پو عنایت کی نظر ہے اند
 ہر لحظہ و ہر ساعت و ہر شام و گیارہ
 آہوں کا کرون شکر ادا کس منزل
 پھونچ پھونچ پھونچ پھونچ آصفیہ

رباعی

دشمنی

نزد کسی معایبی از دشمنی
 بر دم نظر لطف رسد بایان

جبر طرح سے محبوب نے بالاختیار
 بالین مجھ ویسے ہی پیش آصفیا

بایات در سپاس عطا ^{طرا} الفلاس ^{که}

از پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیرو مرشد

جهان پناه ظل سبحانی خلیفه الرحمانی

علی حضرت قدر قدرت فاک شوکت

مصور پر نور بندگان عالی متعالی ^{ظلم} العالم

خداوند

رباعی

بنیون کو کھانے کے جو ہونہ عطا
خوش ایسے ہو گئی دولت کیا

سب کھلتے ہیں اور عادی ہیں
اللہ سلامت ہیں شاہ والا

رباعی

کس منہ سے ہو شک کہ ہم شاہ ادا
ہر ایک بن موت سے نکلے ادا

شہزادوں کو اللہ نواز ہے جسے
شہ نے مرے چوکو سے افرار کیا

ریاضی

یون کو کھلوئے جوئے کر کے
پیشانی بے پیکہ کے چھلے کو

روئے دیوئے کا ذکر کیا ہوا بے شک
خواب رویش بھی تو سب جگہ

ربی

تیرے کھلونوں کے عطا ہو
زینت ہوئی چون کھر وندوں کیلئے

یوں ہی نظرِ لطیف و کرم سے شکوہ
عزت پسین اور بسین کھر کے

رایعی

کیا شکیر کھلونوں کا گرنے کیلئے بچے
فوش میں کہ حضور سے غایت ہو

جب طبع گم و مندوں کی اور ان سے
اندر کرے ایسے ہی سین گم و گم

رباعی
 قلم بر خضروائے زمین کشید
 محبوب سحرین پسے سب کس

اب زورش تکی شاد و شاه کو
 کھل جانین خدا کرے قدر

رباعیات در پاس عطاے اسٹیشنری
 از پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد
 جهان پناہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی علیہ الصلوٰۃ
 قدر قدرت فلک شوکت حضور پر نور
 بستگانِ عالی متعالی نعلیم العالی
 خدا شکر

ریاضی

اس پیشانی شہ سے ہوئی آج جو عطا
جہد مرے حال پر پورا فضل خدا

مقصود حضور کا یہی ہوا ہے لکھا
پھر تجھ کو قلمدانِ مفاہات کا ملا

راجی
 کس در غنایت ہے شہزادگی
 پیشہ ہی پہنچ کر غنیمت ہی
 الطافِ ہی کا نہ احاطہ ہو دنیا
 کتنا ہے نامِ اگر فِ روی

رباعی

اسٹیشنری دیکھ کے ہستی و بنگاہ
ہر شے سے نمایان ہو فاسد و ناسد

تجربین پرین اکفن کما کرنگ کی کشتیا
کیا من سلیقہ ہے شاکا واہ

راہی

استثنائی سے ہوا فداوی ممتاز
سامان پہنے کفن کا ہے سہارا

کہ کہ کے یہ وقت پر کرتا ہے
ہو شاہ کا اقبال فزون عمر دراز

رباعی
 ہر روز ہے شکی عنایت مجھ پر
 ہر وقت ہے مجھ پر عنایت کی نظر

عنایت کا طہر بکار ہوں عورت پر
 عنایت کے شہادہ مجھ کے دواور

رباعی
 اعجاب چشم کی نہیں خواہش وائے
 دولت کی بھی پروا نہیں حق کو گناہ
 کہیں ہون میں قضا را سکی ہے فکر
 اولیٰ ہے بات خدا اگر چاہیں

رباعی

دیندار بنون اسوا سطرے ہر دین کلابار
عادت پندین مانگون تو ہمیشہ سرکار

تکبیر سے توکل پہ خدائے ہر امید
ہو جائیگا سب ادا جو چاہے کرار

